REGD. NO. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ :۔ ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵

جلد ۵۲/۱۷ ۔ ۱۲ صلح ۱۳۴۲ ہش ۔ ۱۲ جنوری ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۱۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۱ جنوری بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کو کچھ وقت کے لئے بے چینی کی تکلیف ہوگی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۱ جنوری حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"کل پھر کچھ ضعف رہا اور دل پر بھی دباؤ محسوس ہوتا رہا۔ ڈاکٹروں نے مزید آرام کا مشورہ دیا ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محض بیعت پر بھروسہ نہ کرو، جب تک اس کی حقیقت تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں

"کشتی نوح" کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ

میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا۔ اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔ قشر پر صبر کرنے والا مغز سے محروم ہوتا ہے۔ اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ جب کوئی طبیب کسی کو نسخہ دے اور وہ نسخہ لے کر طاق میں رکھ دے تو اسے ہرگز فائدہ نہ ہوگا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکھے ہوئے عمل کا نتیجہ تھا جس سے وہ محروم ہے "کشتی نوح" کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ۔ قد افلح من زکّٰھا۔ یوں تو ہزاروں چور، زانی، بدکار، شرابی، بدمعاش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہونے کا دعوے کرتے ہیں مگر کیا وہ درحقیقت ایسے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ امتی وہی ہے جو آپ کی تعلیمات پر پورا کاربند ہے"

(ملفوظات جلد چہارم ص۲۳۳)

مربیان سلسلہ احمدیہ کا ریفریشر کورس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

اصلاح و ارشاد کے کام کو جدید تقاضوں کے مطابق سرانجام دینے کی خصوصی تربیت

ربوہ ـــــ مربیان سلسلہ احمدیہ کا ریفریشر کورس جو نظارت اصلاح و ارشاد کے ماتحت یہاں یکم جنوری سے شروع ہوا تھا ایک ہفتہ جاری رہنے کے بعد مورخہ ۷ جنوری کو کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس کورس میں مشرقی اور مغربی پاکستان کے نصف صد کے قریب مربیان سلسلہ نے شرکت فرمائی۔ کورس کا مقصد ملک کے جدید معاشرتی اور ذہنی رجحانات کے پیش نظر مربیان سلسلہ سے مختلف علاقوں کے حالات اور ضروریات معلوم کرکے ان کی روشنی میں جماعت کی اخلاقی اور روحانی تربیت کے پروگرام کو مضبوط بنانا تھا اور باہمی تبادلۂ افکار اور علمی اور تربیتی لیکچروں کے ذریعہ انہیں اس قابل بنانا تھا کہ وہ اصلاح و ارشاد کے کام کو جدید تقاضوں کے مطابق زیادہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ انجام دے سکیں۔

چنانچہ کورس کے افتتاحی اجلاس میں جو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ پہلے مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے اس کورس کی ضرورت اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور مربیان سلسلہ کو دعوت دی کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کے مذہبی حالات، فکری رجحانات، اجتماعی تربیت اور اصلاح و ارشاد کے سلسلہ میں ضروری مسائل اور علمی و انتظامی مشکلات پیش کریں تا کہ ان کی روشنی میں نظارت اپنے پروگرام (باقی ص۸ پر)

محترم خان عبد المجید خان صاحب آف کپورتھلہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بہت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم خان عبد المجید خان صاحب ریٹائرڈ مجسٹریٹ آف کپورتھلہ مورخہ ۴ جنوری ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک ساڑھے نو بجے شب ماڈل ٹاؤن لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت قدیمی اور مخلص صحابی حضرت میاں محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ آف کپورتھلہ کے فرزند اکبر تھے اور آپ کو خود بھی حضور علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔

آپ سلسلہ احمدیہ کے سچے فدائی بہت عابد و زاہد اور دعاگو بزرگ تھے قال اللہ اور قال الرسول پر عمل کرنے اور ہمیشہ عمل پیرا رہنے میں کوشاں رہتے۔ اللہ تعالیٰ نے متعدد مواقع پر آپ کو بشارات سے نوازا اور ایسے غیر معمولی طور پر آپ کو کامیاب فرمایا کہ دیکھنے والے دنگ رہ گئے

(باقی ص۸ پر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۶۳ء

اسلام میں ارتداد کی سزا

مودودی اخبار "ایشیا" لاہور کی اشاعت ۹ر دسمبر ۱۹۶۲ء اور ۹ر جنوری ۱۹۶۳ء میں "اسلام میں ارتداد کی سزا" کے مسئلہ پر کسی ڈاکٹر محمد ابوشہبہ دینیات کالج الازہر کا ایک مضمون بڑے طمطراق سے شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مودودی صاحب نے جو رسالہ اس مسئلہ پر شائع کیا ہے وہ دراصل اسی مضمون کا چربہ اتارا گیا ہے یا یوں سمجھ لیجئے کہ الکفر ملۃ واحدۃ۔ اس مضمون میں بھی "قتل مرتد" کے جواز کے لئے کوئی آیہ کریمہ پیش نہیں کی گئی چنانچہ مضمون نگار لکھتا ہے:-

"جو شخص مرتد ہو جائے اس کا قتل واجب ہے اور اس پر حدیث مقدس اور اجماع گواہ ہے۔"

مودودی صاحب نے بھی اپنے کتابچہ میں یہی موقف اختیار کیا ہے اور اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ ان کے مضمون کے تمام تر انحصار حدیث اور ائمہ کے اقوال پر ہے۔ البتہ انہوں نے ایک آیہ کریمہ سے بھی دور از قیاس استدلال کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں نے آپ کے کتابچہ کے جواب میں جو رسالہ شائع کیا ہے اس میں مودودی صاحب کی ایک ایک بات پر بحث کی ہے اور اس کی غلطی واضح کی ہے۔ مضمون نگار لکھتا ہے کہ:-

"حضرت عکرمہؓ سے منقول ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس زندیق گرفتار کر کے لائے گئے۔ حضرت علیؓ نے ان کو جلوا دیا۔ یہ بات حضرت ابن عباسؓ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا "اگر میں ہوتا تو حضور کی ممانعت کی وجہ سے جلانے سے پرہیز کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے قتل کا حکم دیئے جانے کی وجہ سے انہیں قتل کر دیتا۔"

"من بدل دینہ فاقتلوہ"

جو شخص اپنے دین کو بدل دے۔ اسے قتل کر دو ـــ امام ابوداؤد نے بھی اپنی سنن میں اسی روایت کو نقل کیا ہے"۔

(ایشیا ۹ر دسمبر ۱۹۶۲ء)

یہاں یہ دھوکا دیا گیا ہے کہ یہ حضرت عکرمہؓ وہی ہے جو ابوجہل کا بیٹا تھا اور جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو گیا تھا اور جہاد کرتے ہوئے فوت ہو گیا تھا۔ حالانکہ یہ عکرمہ اور ہے اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ اسی روایت کے متعلق حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ نے اس کو باندھ کر مارا تھا کہ اس نے حضرت علیؓ پر تہمت باندھی ہے۔ کیا عقل مان سکتی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ حضرت علیؓ سے دین کا زیادہ علم رکھتے تھے حضرت علیؓ وہ ہیں جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انا مدینۃ العلم وعلی بابہا۔ عکرمہ جیسے آدمی کی روایت پر قتل مرتد کے جواز کا انحصار رکھنا ایسے اہل علم حضرات کی جہالت کا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے۔

پھر صاحب مضمون لکھتے ہیں:-

"صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت نقل کی گئی ہے کہ مسلمان شخص کا خون تین صورتوں کے علاوہ کسی صورت میں بھی حلال نہیں۔

۱- ایسا شخص جس سے زنا کا فعل سرزد ہو گیا ہو۔

۲- ایسا شخص جو کسی کو قتل کر دے

اور

۳- ایسا شخص جو اپنے دین کو ترک کر دے اور جماعت سے علیحدگی اختیار کر لے۔"

(ایشیا ۹ر دسمبر ۶۲ء)

بخاری کی روایت میں حضرت عائشہؓ نے حرب اللہ ورسولہ کے الفاظ بھی بیان کئے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ صرف حربی مرتد کے لئے قتل کی سزا ہے۔ من حرب اللہ ورسولہ۔ اور یہ سزا مرتد کے لئے مخصوص نہیں ہے ہر کافر کے لئے یہ سزا یکساں ہے خواہ وہ ابتداً کافر ہو یا مرتد ہو۔ ظاہر ہے کہ جو خدا اور رسول کے مقابلہ میں لڑے گا وہ مارا بھی جائے گا۔ دنیا کا کوئی انسان اس پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ لیکن محض ارتداد کی سزا قتل ایک ایسا ظلم ہے جس کو اسلام تو اسلام کوئی انسانی نظریہ برداشت نہیں کر سکتا۔

صاحب مضمون لکھتا ہے:-

"مرتد کے قتل کئے جانے پر تمام اہل علم متفق ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ، حضرت معاذؓ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت خالدؓ جیسے کبار صحابہ قتل مرتد پر متفق ہیں اور کسی صحابی رسولؐ کے انکار نہ کرنے کی وجہ سے اسے اجماع کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے"۔

(ایشیا ۹ر دسمبر ۱۹۶۲ء ص۶)

یہ سراسر جھوٹ اور ان پاک لوگوں پر اتہام ہے ایک واقعہ بھی ایسا نہیں پیش کیا جا سکتا جس میں مجرد ارتداد کی سزا ان بزرگوں نے قتل قرار دی ہو۔ اس کے لئے ہماری دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم میں قریباً پندرہ آیات ہیں جن میں ارتداد کا ذکر کیا گیا ہے۔ مگر کسی ایک میں بھی ارتداد کی سزا قتل کی طرف اشارہ تک موجود نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان آیات سے قتل مرتد کی سزا کی صریح تردید نکلتی ہے اور مرتد کی بھی وہی سزا بتائی گئی ہے جو تمام کافر کی سزا ہے۔ یعنی حبوط اعمال چنانچہ خود صاحب مضمون نے یہ آیہ کریمہ نقل کی ہے کہ:-

ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولئک حبطت اعمالھم فی الدنیا والاخرۃ واولئک اصحب النار ھم فیھا خلدون

یعنی تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے اور پھر اس حالت کفر پر مر جائے تو اس کے اعمال دنیا و آخرت میں بے کار اور ضائع ہو گئے اور یہی لوگ ہیں جو جہنمی ہیں اور ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے

(ایشیا ۹ر دسمبر ۶۲ء ص۶)

اگر اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہوتی تو یہ بہترین موقع تھا کہ اس سزا کا یہاں ذکر کیا جاتا ـــ مگر یہاں ایک حرف بھی ایسا نہیں ہے جو اس خونی مسئلہ کی طرف اشارہ تک کرتا ہو۔ (باقی)

درخواست دعا

اخویم محترم جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل آف کلکتہ سابق مبلغ بلاد عربیہ ان دنوں بیمار ہیں۔ آپ جلسہ سالانہ قادیان پر تشریف لائے تھے مگر آتے ہی بیمار ہو گئے اس لئے تقریر بھی نہ فرما سکے۔ جلسہ کے تینوں ایام صاحب فراش رہے۔ بعد ازاں قدرے افاقہ ہونے پر قادیان سے کلکتہ واپس تشریف لے گئے ہیں۔ درخواست ہے کہ احباب اکرام محترم مولوی صاحب اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔

(خاکسار:- ابوالعطاء جالندھری)

انصار اللہ کو سال نو مبارک ہو

مجلس انصار اللہ کا نیا سال یکم صلح مطابق یکم جنوری ۱۹۶۳ء شروع ہو چکا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نئے سال کو تمام انصار اللہ کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ان کا ہر قدم ترقی کی طرف اُٹھے۔ اور وہ نئے جوش اور ولولہ کے ساتھ اسلام کی خدمت میں مصروف رہیں۔ آمین اللھم آمین۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

اسلام ــــ اور ــــ مفکرین مغرب

تقریر محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

محترم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے (کینٹب) نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۷ دسمبر کے پہلے اجلاس میں جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

مغربی ممالک کی موجودہ ترقی

میرا مضمون "اسلام اور مفکرین مغرب" ہے۔ سو جیسا کہ ہم میں سے اکثر جانتے ہیں ہمارے زمانے میں مغربی ممالک نے علوم و فنون میں اقتصاد اور تجارت اور سیاست اور حکومت میں حیرت انگیز ترقی کی ہے اور یہ ترقی قریباً ۳۰۰ سال سے جاری ہے۔ اس سے پہلے یہ صورت نہ تھی۔ اس سے پہلے اسلام کا دور دورہ تھا۔ دنیا کے ایک بڑے حصے پر مسلمانوں کی حکومت تھی جہاں حکومت نہ تھی وہاں ان کا رعب اور دبدبہ تھا۔ یورپ اس وقت علوم و فنون میں بہت پیچھے تھا اور امریکہ کو تو کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ یہ تغیر کیسے ہوا؟ اس وقت یہ سوال نہیں۔ اس وقت یہ دیکھنا ہے کہ یورپ نے ترقی کی۔ پھر امریکہ نے بھی ترقی شروع کی اور چونکہ مغربی قوموں کا مذہب عیسائی مذہب تھا اس لئے اہل مغرب کی ترقی اور ان کے غلبہ اور ان کے پھیلاؤ سے عیسائیت نے بھی پھیلنا شروع کیا اور اکثر اہل مغرب یہ سمجھنے لگے کہ دنیا کی مادی ترقی کی باگ ڈور تو ان کے ہاتھ میں ہے ہی اس ترقی کے ساتھ مسیحیت بھی ترقی کرتی چلی جائے گی۔ گویا ہر بات میں مغرب باقی دنیا کا استاد ہوگا۔ مادی علوم و فنون میں بھی اور مذہب میں بھی۔ اور یہ سلسلہ مستقل طور پر چلتا چلا جائے گا۔ اہل مغربی قوموں کی آپس کی جنگوں سے ان خیالات کو کبھی کبھی سخت دھکے لگتے۔ لیکن ہر ایسے دھکے کے بعد وہ سمجھتے کہ دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں میں امن کا کوئی نہ کوئی سامان ہو ہی جائے گا اس لئے کچھ ہی ہو مستقبل میں دنیا کی سیاسی اور مادی قیادت ہی نہیں دنیا کی روحانی قیادت بھی اہل مغرب کے ہاتھ میں ہی رہے گی لیکن ہمارے قریب کے زمانہ میں کچھ اور قسم کے تغیرات ظاہر ہونے لگے۔

بعض اہم تغیرات

اول تغیر یہ ہوا کہ جنگی علوم و فنون کی ترقی کے نتیجہ میں ایسے آلات اور ہتھیار تیار ہو گئے جن سے موجودہ تہذیب اور تہذیب کے مراکز اور تہذیب کے اداروں کی تباہی کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا۔ اور اہل مغرب بھی سوچنے لگے کہ اگر انہیں اپنی ترقی کو بحال رکھنا ہے۔ اور اس سے لطف اندوز ہونا ہے تو ضروری ہے کہ انسانی زندگی کو ٹھوس اخلاقی اور روحانی بنیادوں پر اٹھایا جائے۔ اخلاقی اور روحانی امور کی حیثیت ثانوی حیثیت نہ ہو۔ بلکہ اولیٰ ہو۔ تاکہ علوم کی تحقیقات فنی ایجادات اور قوموں کی آپس کی رقابتیں محفوظ راستوں کو اختیار کئے رہیں اور بنی نوع انسان ترقی کے نشے میں خودکشی ہی نہ کر بیٹھیں۔

دوسرا تغیر ہمارے قریب کے زمانہ میں یہ ہوا کہ وہ ممالک جو آج تک پسماندہ کہلاتے اور پسماندہ تھے بیدار ہونا شروع ہو گئے اور ایک ایک کرکے اقوام کی انجمن میں مغربی اقوام کے برابر ہو کر دنیا کے معاملات میں شریک ہونے لگے۔ مسلمان ممالک بھی بیدار ہوتے اور مغرب کی سیاسی غلامی سے آزاد ہو کر اپنی اپنی قومی زندگی بسر کرنے لگے۔

تیسرا تغیر اور یہ تغیر ان تینوں تغیرات میں سب سے زیادہ معنی خیز ثابت ہونے لگا اور وہ یہ کہ اسلام کی روحانی طاقت بیدار ہوئی۔ صدیوں کی غفلت کے بعد مسلمانوں نے اسلام کی روحانی تاثیرات اور اس کی پُر حکمت تعلیم کے لاجواب دلائل کے متعلق ایک نیا علم حاصل کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں سے کئی جو اگرچہ دوسروں کے مقابلہ میں عشر عشیر بھی نہ تھے بے سروسامانی کے عالم میں دنیا کے مختلف علاقوں میں نکل پڑے۔ بجائے دفاع اور معذرت کے انہوں نے اسلام کی طرف سے دنیا کو چیلنج کرنا شروع کر دیا۔ ان تغیرات نے اور علی الخصوص اس تیسرے تغیر نے اہل مغرب کو سوچ میں ڈال دیا۔ اور وہ اس لئے کہ اہل مغرب نے تمام غیر عیسائی مذاہب کے متعلق عام طور پر اور اسلام کے متعلق خاص طور پر یہ اثر پیدا کر رکھا تھا کہ یہ تمام کے تمام اب ایک قصۂ ماضی ہیں اور اسلام کے متعلق تو انہوں نے یہ اثر پیدا کر رکھا تھا کہ ماضی میں بھی اس کی ترقی جبر اور تلوار اور مادی اثر و نفوذ کی مرہون منت تھی جب ہمارے قریب کے زمانہ کے اسلامی منادوں نے اپنی بے سروسامانی کے باوجود مغرب اور مشرق میں جہاں بھی ان سے ہو سکا۔ وہاں وہاں جا کر چیلنج کرنا شروع کیا۔ تو اہل مغرب سوچنے لگے کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ ادھر مغربی اقوام کا امن بڑھتے ہوئے خطروں سے دوچار ہے۔ ادھر وہ قومیں جو پسماندہ کہلاتی تھیں بیدار ہو رہی ہیں۔ ادھر اسلام جسے وہ جبر کا نتیجہ سمجھتے تھے ایک نئی روحانی طاقت سے مغرب پر حملہ آور ہے۔

اہل مغرب اب کیا سوچ رہے ہیں

اس ماحول میں اہل مغرب اب کیا سوچ رہے اور کیا کہہ رہے ہیں کل دنیا کے لئے باعث دلچسپی ہے۔ لیکن اہل اسلام کے لئے خاص طور پر۔ کیونکہ کچھ ہی ہو مغرب نے مادی اور روحانی اقتدار مسلمانوں ہی سے چھینا تھا۔ اب بھی انہیں یہی کھٹکا ہے کہ یہ اقتدار پھر مسلمانوں کے پاس نہ چلا جائے۔ اہل مغرب طبعاً چاہتے تو یہی ہیں کہ ان کی مادی اور روحانی گویا دوہری قیادت دنیا میں باقی رہے۔ لیکن زمانے کے تغیرات سے وہ خائف ہیں۔ اس لئے ان کے فکر میں ایک قسم کی پراگندگی بھی نظر آتی ہے لیکن جو کچھ بھی ہے اس فکر میں ہمارے لئے بہت کچھ سامانِ غور و فکر ہے۔ مغرب کے اس جدید فکر سے واقف ہونا ہمارے لئے فائدے کا موجب ہے اور اس سے ناواقف رہنا ہمارے لئے نقصان کا موجب ہے۔

جہاں تک میں نے غور کیا ہے مفکرین مغرب اس وقت زیادہ تر تین قسم کے ہیں اول تو پروفیسر آرنلڈ ٹائن بی کی قسم کے سکالر جن کا مغرب کی دوامی قیادت پر اعتماد متزلزل نہیں ہوا۔ لیکن ان میں اتنی سمجھ۔ سوچ۔ سنجیدگی اور شرافت اور ذوق ضرور ہے کہ وہ اپنے مخالف آثار اور مخالف حالات کا مطالعہ اور ایک حد تک سچائیوں کے اعتراف کے لئے بھی تیار رہتے ہیں پروفیسر ٹائن بی کو اسلام اور مسلمانوں کے موضوع سے خاص دلچسپی ہے اور طرز بھی ہمدردانہ ہے۔ لیکن جیسا کہ بعض لکھنے والوں نے لکھا ہے کہ پروفیسر ٹائن بی ابھی یہ امید لگائے بیٹھے ہیں کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ آئیں گے۔ بلکہ حالات کا تقاضا ایسا ہے کہ اب وہ آتے ہی ہوں گے۔ ان کے آنے سے دنیا کے حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ امن بھی ہو جائے گا۔ تہذیب مغرب بھی باقی رہ جائے گی اور عیسائیت ہی دنیا کی مذہبی لیڈر ہوگی وغیرہم

پروفیسر ٹائن بی کا ایک لیکچر

تھوڑا عرصہ ہوا پروفیسر ٹائن بی پاکستان کے دورے پر آئے۔ کراچی میں بھی انہوں نے ایک لیکچر دیا۔ میں بھی اس لیکچر میں موجود تھا۔ لیکچر اسلام پر تھا یعنی تاریخ اسلام پر (کیونکہ ٹائن بی صاحب کا مضمون تاریخ ہے) ٹائن بی صاحب نے اوائل اسلام کی ترقی کے منازل کا نہایت عمدہ نقشہ کھینچا۔ لیکن اس میں اسلام اور مسلمانوں کی فتوحات کا ذکر زیادہ اور اسلام کی تعلیمات اور اس کے ذریعہ جو روحانی تغیر ہوا اس کا ذکر کم تھا۔ بیشتر حصہ بیان کر چکنے کے بعد وہ اسلام کی روحانی فتوحات کی طرف بڑھے مضمون کے اس حصے کو انہوں نے ان الفاظ سے شروع کیا کہ

> چونکہ اسلام محض تہذیبی اور سیاسی نظام ہی نہیں بلکہ ایک مذہب بھی ہے۔ اس لئے
>
> .....

اس بھی پر میں چونک پڑا کچھ اور دوست بھی چونک پڑے۔ میں نے اس پوائنٹ پر ایک سوال لکھ کر بھیج دیا اور ٹائن بی صاحب کا بھلا ہو انہوں نے اسی سوال کو سب سے پہلے جواب دینے کے لئے اٹھا لیا۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے یہ کیوں کہا کہ

Islam is also a religion

اس سے تو پتہ لگتا ہے کہ آپ بھی وہی فرسودہ خیالات رکھتے ہیں جو اسلام دشمن مصنفین نے تمام سچائیوں کا خون کرتے ہوئے یعنی تاریخ کا، انسانی فطرت کا۔ دنیا کی متعدد قوموں کی قولی و فعلی

کا عقل اور انصاف کا خون کرتے ہوئے پھیلا رکھے ہیں۔ جواب میں ٹائن بی صاحب نے کہا کہ یہ بات میرے منہ سے نکل گئی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا dogma یعنی ہمارا تصور جو اسلام کے متعلق ہے وہ کسی طرح بدلنے میں نہیں آتا۔ ہم جانتے ہیں کہ اسلام کے ابتداء میں جو جنگیں ہوئیں ان کی ذمہ داری اسلام پر نہیں بلکہ ان طاقتوں پر ہے جو اسلام کو بجبر مٹانا چاہتی تھیں اور اسلام نے تو ان جنگوں کو اخلاقی حدود کے اندر رکھا اور ان جنگوں کے اختتام پر سارے عرب میں عدل اور امن اور حریت ضمیر کو قائم کرکے دکھا دیا۔ لیکن کیا کریں چونکہ اسلام کے شروع میں ہی جنگیں آگئیں ادھر عیسائیت میں جنگیں بہت بعد میں آئیں۔ اسلئے اسلام کی تصویر جیسا ہمارے سامنے آتی ہے تو اس تصویر میں جنگ کا حصہ نمایاں ہوتا ہے

ایک بہت بڑا تغیر

ٹائن بی صاحب کے اس جواب میں کچھ معذرت ہے۔ کچھ ندامت ہے۔ کچھ اعتراف حقیقت ہے۔ لیکن نتیجہ کیا؟ نتیجہ یہی کہ اسلام اور تلوار کا جوڑ ہے۔ اس کا جواب کیا ہے؟ جواب یہ ہے کہ اس زمانے میں تو مسلمان کے پاس تلوار نہیں۔ پھر اس زمانے میں اسلام کے متعلق جو نیا یقین اور نئی امیدیں پیدا ہوگئی ہیں۔ یہ کیوں؟ اور باوجود اسکے اسلام کو عیسائیت اپنا حریف بلکہ کامیاب حریف سمجھنے لگی ہے۔ یہ کیوں؟ اس سوال کا جواب کوئی دے یا نہ دے۔ ٹائن بی صاحب کے اپنے جواب سے دو باتیں واضح ہوجاتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ عیسائی سکالر اب مجبور ہوگئے ہیں کہ اسلام کے متعلق اپنے سابقہ پراپیگنڈے کا ازالہ کریں یا اسکو کوئی نئی شکل دیں۔ اسلئے وہ dilemma تک آگئے ہیں۔ اور یہ بہت بڑا تغیر ہے۔ اور سارے زمانے میں جو اسلامی تبلیغ شروع ہوئی اور بے سرو سامانی میں۔ لیکن دلوں اور دلائل کے ساتھ ایک نئے نور نئے یقین کے ساتھ شروع ہوئی یہ تغیر اس تبلیغ کی کامیابی کا عملی ثبوت ہے۔ مجھے یاد آرہا ہے کہ مشہور پروفیسر سر طامس آرنلڈ جو علیگڑھ اور لاہور میں رہ چکے ہیں انہوں نے ایک نہایت ہی اعلےٰ کتاب تاریخ اشاعت اسلام پر لکھی۔ ہندوستان میں رہ کر وہ اسلام کی روحانی طاقت کے قائل ہوگئے کئی سال بعد انہوں نے پھر اسلام پر ایک مختصر رسالہ لکھا۔ اسی اثنا میں ہمارے لٹریچر میں طامس آرنلڈ کی تاریخ اشاعت اسلام سے اقتباس شائع ہونے رہے۔ ہمارے مشن بھی دنیا کے مختلف مراکز میں نظر آنے لگے۔ عیسائیوں کے مشنری حلقوں نے محسوس کیا اور آرنلڈ صاحب بھی اس احساس میں شامل ہوگئے کہ ان کی کتاب کا مسلمانوں کو بہت فائدہ ہو رہا ہے۔ قیاس ہے انہوں نے آرنلڈ صاحب پر زور بھی دیا ہوگا۔ بہرحال اس دوسرے رسالے میں آرنلڈ صاحب نے اپنے پہلے نظریے کو نرم کردیا۔ پہلے ان کا نظریہ تھا کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ تبلیغ سے اور اپنی طبعی طاقت سے پھیلا ہے۔ پھر انہوں نے یہ کہنا شروع کردیا کہ اسلام تلوار ہی سے نہیں تبلیغ سے بھی

اور اپنی طبعی طاقت سے بھی پھیلا ہے۔ وہی بھی آگیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل مغرب پر سچائی کھل چکی ہے لیکن سچائی کے مکمل اعتراف سے وہ ڈرتے ہیں۔ کیونکہ پہلے اس کے بالکل الٹ کہتے اور لکھتے رہے ہیں۔ (باقی)

حضرت قاضی محمدؐ یوسف صاحبؓ کا ذکر خیر

از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری

انسان کی دنیوی زندگی عارضی اور فانی ہے حقیقی دوام اسی زندگی کو ہے جو خدا کے لئے ہو ایسی زندگی میں دنیا میں بھی اطمینان اور سرور بے پایاں حاصل ہوتا ہے اور اگلے جہان کی زندگی بھی لامحدود ترقیات کا ذریعہ ہوتی ہے حضرت قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ سرحد ایک نہائت مخلص اور غیور احمدی تھے آپ پر جب صداقت واضح ہوجاتی تھی تو آپ اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہتے تھے۔ حق کے بیان کرنے میں آپ شمشیر برہنہ کا حکم رکھتے تھے ہمیشہ نڈر اور بے خوف ہوکر اللہ تعالےٰ کا پیغام پہنچاتے تھے اسلام اور احمدیت کے لئے جان و مال اور عزت کی قربانی سے انہیں قطعاً دریغ نہ تھا۔ انہیں اس رستہ میں بارہا دھمکیاں دی گئیں اور متعدد مرتبہ ان پر حملے کئے گئے مگر وہ بندۂ خدا جادۂ استقامت سے ذرا منحرف نہ ہوا اور اسکے پایۂ ثبات میں ذرہ بھر جنبش نہ آئی۔ ساری زندگی حضرت قاضی صاحب رضی اللہ عنہ نے ایسے رنگ میں گزاری ہے کہ وہ مجسم تبلیغ تھے اپنی ملازمت کے عرصہ میں بھی ان کے فارغ اوقات اسی کار خیر کے لئے وقف ہوتے تھے اور ملازمت سے فراغت کے بعد وہ سراپا تبلیغ تھے۔

اللہ تعالےٰ نے ان کے خلوص کو نوازا اور صدہا افراد آپ کے ذریعہ سے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جن کے ذریعہ سے ان کے نامۂ اعمال میں ہمیشہ نیکیوں کا اندراج ہوتا رہے گا حضرت قاضی صاحب رضی اللہ عنہ بہت عالم اور باریک نظر رکھنے والے بزرگ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر انہیں بہت عبور تھا۔ اور آپ سے اتنا عشق اور اتنی محبت تھی کہ آپ کے خلاف کسی قسم کی بات برداشت نہ کر سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کو منکرین خلافت سے ناراضگی تھی کہ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہوکر آپ کے مشن کو ناکارہ بنانا چاہتے ہیں۔ آپ "پیغام صلح" اخبار کے جوابات کا خاص اہتمام کرتے تھے۔ اور اکثر مضامین لکھتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو شعر گوئی کا بھی خاصہ ملکہ عطا فرمایا تھا۔ جسے آپ نے ہمیشہ تائید حق میں استعمال فرمایا۔ آپ نے متعدد کتب اردو فارسی اور پشتو میں تصنیف فرمائیں اور ان کی اشاعت کا اہتمام فرمایا۔

آخری حصہ زندگی میں بھی جبکہ آپ عموماً بیمار رہتے تھے مضمون نویسی کے ذریعہ خدمت دین کرتے تھے رسالہ الفرقان سے آپ کو قلبی لگاؤ تھا۔ اور جب ربوہ تشریف لاتے تو ضرور ملاقات فرماتے اور بعض مفید مشورے دیتے گزشتہ سال آخری مرتبہ جب آپ ربوہ تشریف لائے تو دفتر الفرقان میں بھی آئے انہوں نے کہیں سے سنا تھا کہ بعض لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت غیر تشریعی کے عقیدہ سے چیں بجبیں ہو رہے ہیں۔ حضرت قاضی صاحبؓ نے نہایت جلال سے فرمایا کہ ہم اپنے صحیح عقائد کے بارے میں کسی سے مرعوب نہ ہوں گے ہمیں حق کی خاطر جیل جانا بھی منظور ہے ان کی غیرت مندانہ باتوں سے ہمیشہ لطف حاصل ہوتا تھا۔ سلسلہ احمدیہ کے مخلص کارکنوں سے حضرت قاضی صاحبؓ کو بہت انس تھا اور ان کا بہت احترام کرتے تھے اس سال جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء پر تشریف نہ لا سکے ان کے ایک عزیز نوجوان میرے پاس دفتر الفرقان میں آئے ان کی طرف سے سلام پہنچایا اور کہا کہ وہ بیمار ہیں آئندہ سال کے لئے انہوں نے یہ چندہ الفرقان کے لئے بھجوایا ہے۔ کون جانتا تھا کہ ان کا یہ پیغام آخری پیغام تھا۔

اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے انہیں جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور ان کے اہل وعیال کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاندان حضرت ڈاکٹر سیّد عبدالستار شاہ صاحبؓ میں

شادی کی تقریب سعید

مورخہ ۲۸ دسمبر بروز جمعہ بوقت گیارہ بجے دن محترم جناب سید عبدالرزاق شاہ صاحب کی صاحبزادی سیدہ امۃ الوحید صاحبہ کا نکاح خان منیر احمد خاں صاحب ایگزیکٹو انجینئر کراچی کے ہمراہ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے قصر خلافت میں پڑھا۔ اعلان نکاح کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ سیدہ امۃ الوحید صاحبہ سلسلہ احمدیہ کے مشہور بزرگ حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی پوتی اور محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ کی بھتیجی ہیں۔ مورخہ ۲ جنوری ۱۹۶۳ء کو اڑھائی بجے بعد دوپہر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے کی۔ آخر میں حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب و سعادت کا موجب بنائے۔ (سید بشیر احمد شاہ منیجر دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ)

جماعت اسلامی — اور — نظریۂ پاکستان

کیا جماعت اسلامی نے کبھی ایک لمحہ کیلئے بھی نظریۂ پاکستان کی تائید کی؟

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ کراچی

(۲)

مدراس کے اجلاس میں مودودی صاحب کی تقریر

جماعت اسلامی کی روداد حصہ پنجم ہمارے سامنے ہے جس میں مدراس کے اجلاس کی پوری کارروائی اور مودودی صاحب کی تقریر مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۴۷ء شائع کی گئی ہے۔ اس میں اول سے آخر تک نظریہ پاکستان کی تائید کا تو کہیں نام و نشان نہیں۔ بلکہ اس نظریہ اور اس کے قائدین کو نہایت حقارت آمیز الفاظ میں لیا ہے۔ پاکستان کا قیام تو چند دنوں کے بعد یقینی طور پر عمل میں آنے والا تھا۔ مودودی صاحب شکست خوردہ ذہنیت کے ماتحت اب اس کے مضرات اور نقصانات کا بھیانک نقشہ بنا بنا کر پیش کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں دیکھتے تھے۔ اس لئے انہوں نے مدراس کی تقریر میں پاکستان کے قائم ہونے پر اس کے تاریک پہلو خوب بڑھا چڑھا کر اور پورے مبالغے کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کئے۔ چنانچہ تقریر کا ایک اقتباس درج ذیل ہے:-

"آنے والے دور میں ہندو ہندوستان اور مسلم ہندوستان کے حالات بالکل ایک دوسرے سے مختلف ہوں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سب سے پہلے مسلمانوں کے معاملہ کو لیجئے۔ ہندو اکثریت کے علاقہ میں مسلمان عنقریب یہ محسوس کر لیں گے کہ جس قوم پرستی پر انہوں نے اپنے اجتماعی رویہ کی بنیاد رکھی تھی۔ وہ انہیں بیابان مرگ میں چھوڑ گئی ہے۔ اور ان کی قومی جنگ جسے وہ بڑے جوش و خروش سے بغیر سوچے سمجھے لڑ رہے تھے۔ ایک ایسے نتیجہ پر ختم ہوئی ہے جو ان کے لئے تباہی کے سوا اپنے اندر کچھ نہیں رکھتا جن جمہوری اصولوں پر ایک مدت سے ہندوستان کا سیاسی ارتقا ہو رہا تھا اور جنہیں خود مسلمانوں نے بھی قومی حیثیت سے تسلیم کر کے اپنے مطالبات کی فہرست مرتب کی تھی۔ انہیں دیکھ کر بیک نظر معلوم کیا جا سکتا تھا کہ ان اصولوں پر بنے ہوئے نظام حکومت میں جو کچھ ملتا ہے اکثریت کو ملتا ہے۔ اقلیت کو اگر ملتا بھی ہے، تو خیرات کے طور پر دست نگر ہونے کی حیثیت سے نہ کہ حق کے طور پر حریف اور مدمقابل اور شریک کی حیثیت سے یہ ایک ظاہر و باہر حقیقت تھی مگر مسلمانوں نے اس کی طرف سے جانتے بوجھتے آنکھیں بند کیں۔ اور اس دوہری حماقت کا ارتکاب کیا کہ ایک طرف تو نظام حکومت کے لئے مغرب انہی جمہوری اصولوں پر راضی ہو گئے اور دوسری طرف خود اپنی طرف سے تقسیم ملک کا یہ اصول پیش کیا کہ جہاں ہم اکثریت میں ہیں وہاں ہم حاکم اور تم محکوم ہو اور جہاں تم اکثریت میں ہو وہاں تم حاکم اور ہم محکوم ہوں کئی سال کی تلخ اور خونریز کشمکش کے بعد اب یہ مرکب حماقت "کامیابی" کے مرحلے میں پہنچ گئی ہے۔ اور جس چیز کے لئے اقلیت کے مسلمان خود لڑ رہے تھے وہ حاصل ہو گیا ہے یعنی اکثریت کی آزاد و خود مختار حکومت جس میں وہ بحیثیت ایک قوم کے محکوم ہوں گے اور محکوم بھی اس اکثریت کے جس سے وہ قومی جنگ لڑ رہے ہیں۔"

(روداد جماعت اسلامی حصہ پنجم اجتماع مدراس صفحہ ۱۱۵)

مندرجہ بالا عبارت ایک مختصر اقتباس ہے اس طویل تقریر کا جو مودودی صاحب نے مدراس میں کی اس تقریر کا ایک ایک لفظ نظریۂ پاکستان کی مخالفت اور دشمنی پر مشتمل ہے اس کا کوئی مفید اور روشن پہلو تو ان کو نظر نہیں آیا مگر اس کی برائیاں اور تاریک پہلو بیان کرنے میں کوئی دقیقہ بھی فروگذاشت نہیں کیا۔ لیکن مودودی صاحب کے لئے یہ حقیقت کس قدر تلخ ثابت ہوئی کہ وہ پاکستان جس کی برائیاں بیان کرتے ہوئے یہ وقت آیا تھا جب تقسیم ہوئی تو چپکے سے پاکستان پہنچ گئے اور تمام تقریریں اور بیانات دھرے کے دھرے رہ گئے اور اب پورے سولہ سال بعد دنیا کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ

"یہ بات امر واقعہ کے بالکل خلاف ہے کہ مدراس کے اجلاس میں جماعت کی طرف سے پاکستان کے تصور کی کوئی مخالفت کی گئی"

حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب کی سیاست تو بالکل ناکام ہے! باقی رہا مذہب کے نام پر نعرہ بازی اور سستی شہرت تو اس کا حصول کوئی مشکل نہیں لیکن جہاں تک خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کا سوال ہے اس کا ان کے پاس کوئی سامان نہیں اس کے تو خلوص۔ نیک نیتی اور خاکساری اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا و ابتہال کی ضرورت ہے جو ان کے ہاں مفقود ہے۔ مودودی صاحب نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ:-

"یہ بات غالباً آپ سے پوشیدہ نہ ہوگی کہ شمال مغربی سرحدی صوبہ اور سلہٹ میں استصواب رائے کے موقعہ پر جماعت اسلامی نے کھل کر پاکستان کی تائید کی تھی اور اس کے ارکان نے پاکستان کے حق میں ووٹ دیا۔"

اس بیان میں بھی مودودی صاحب نے حقائق پر پردہ ڈالنے کی پوری کوشش کی ہے استصواب رائے صوبہ سرحد میں اور سلہٹ میں ۹ جولائی ۱۹۴۷ء کو عمل میں آیا اس وقت ہندو مسلم فسادات تمام ہندوستان میں رونما ہو چکے تھے اور ہندو اکثریت کے علاقے میں مسلمانوں پر مظالم ڈھائے جا رہے تھے اس وقت بھی مودودی صاحب نے پاکستان کی جو کھل کر تائید کی اس کا نمونہ درج ذیل ہے:-

سوال:- جب کہ آپ کو معلوم ہے صوبہ سرحد میں اس سوال پر ریفرنڈم ہو رہا ہے کہ اس صوبہ کے لوگ تقسیم ہند کے بعد اپنے صوبہ کو ہندوستان کے ساتھ شامل کرانا چاہتے ہیں یا پاکستان کے ساتھ وہ لوگ جو جماعت اسلامی پر اعتماد رکھتے ہیں ہم سے دریافت کرتے ہیں کہ ان کو اس استصواب پر رائے دینی چاہیئے یا نہیں، اور کس طرف سے رائے دینی چاہیئے کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ اس استصواب میں بھی ہماری پالیسی اسی طرح غیر جانبدارانہ ہونی چاہیئے جیسے مجالس قانون ساز کے سابق انتخابات میں رہی ہے ورنہ ہم پاکستان کے حق میں اگر ووٹ دیں گے تو یہ ووٹ آپ سے آپ اس نظام حکومت کے حق میں بھی شمار ہو گا جس پر پاکستان قائم ہو رہا ہے؟

جواب:- استصواب رائے کا معاملہ مجالس قانون ساز کے انتخابات کے معاملہ سے اصولاً مختلف ہے استصواب رائے صرف اس امر سے متعلق ہے کہ تم کس ملک سے وابستہ رہنا چاہتے ہو ہندوستان سے یا پاکستان سے؟ اس معاملہ میں رائے دینا بالکل جائز ہے اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں لہذا جن علاقوں میں استصواب رائے کیا جا رہا ہے وہاں کے ارکان جماعت اسلامی کو اجازت ہے کہ اس میں رائے دیں۔

(باقی)

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ فرماتے ہیں:-

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

انصار اللہ کے اعلانات:۔

ضروری تربیتی امور

۱۔ نماز باجماعت:۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
ثواب نماز کے اعتبار سے سب لوگوں میں سے وہ لوگ بڑے ہیں جن کی مسافت مسجد سے دور ہو پھر جن کی ان سے دور ہو اور وہ شخص جو نماز کا منتظر رہے کہ امام کے ہمراہ پڑھے باعتبار ثواب کے اس سے زیادہ ہے جو جلدی سے نماز پڑھ کر سو رہے (بخاری)

اسلامی شعار پردہ:۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔
جو لوگ اپنی بیویوں کو بے پردہ باہر لے جاتے ہیں اور کلب اور پارٹیوں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں اگر وہ احمدی ہیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم ان سے کوئی تعلق نہ رکھو ان کی قوم اس فعل کی وجہ سے انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔
(خطبہ ۵۸/۶/۶)

اطاعت:۔ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھوں سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو، خدا تعالیٰ ہمیں صاف تعلیم دیتا ہے کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ امن کے ساتھ بسر کرو اس کے شکر گذار اور فرمانبردار بنے رہو ...... سو اگر ہم سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں اس صورت میں ہم سے زیادہ بد دیانت کون ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ کے قانون اور شریعت کو ہم نے چھوڑ دیا۔
(شہادۃ القرآن صفحہ ۸۱)

سچائی:۔ ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الا تعدلوا۔ اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ واتقوا اللہ۔ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ یعنی کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس کے ساتھ انصاف نہ کرو اس کا مقصد یہی ہے کہ اصل چیز حق ہے جب ہم دیکھیں ہم نہیں بلکہ مخالف حق پر ہے تو ہمیں ضد نہیں کرنی چاہیئے بلکہ فوراً حق کو قبول کر لینا چاہیئے۔

پان حقہ۔ زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ:۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔
حدیث میں آیا ہے کہ ومن حسن الاسلام ترک مالا یعنیہ یعنی اسلام کا حسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جاوے۔
اسی طرح یہ پان۔ حقہ۔ زردہ۔ (تمباکو) وغیرہ ایسی چیزیں ہیں بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان ان کا بفرض محال نہ ہو تو بھی اس سے ابتلاء آ جاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے مثلاً قید ہو جائے تو روٹی تو ملے گی لیکن بھنگ چرس اور منشی اشیاء نہیں دی جائیں گی یا اگر قید نہ ہو کسی ایسی جگہ میں ہو جو قید کے قائم مقام ہو تو پھر بھی مشکلات پیدا ہوتے ہیں۔
(فتاویٰ صفحہ ۹۴)

درازئ عمر کا نسخہ:۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔
انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہیئے جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکہ نہیں چلتا جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دغا دیتا ہے وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جائے گا اللہ تعالیٰ کے نزدیک جب تک زندگی بڑھانے کے لئے اس کے خلوص و وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جائے اور خدمت دین میں لگ جائے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے یونہی چلی جاتی ہے
(الحکم ۱۷/۲/۱۹۰۴)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

طلباء میں اشاعت اسلام کا جذبہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی طلباء میں اشاعت اسلام کے لئے بے پناہ جذبہ موجود ہے انھیں جہاں بعض اپنی زندگیاں اس عظیم الشان کام کے لئے وقف کر دیتے ہیں وہاں وہ اپنے اموال کی قربانی بھی پیش کرتے رہتے ہیں چنانچہ عزیز محمد یامین طالب علم جماعت نہم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ جن کا وعدہ تحریک جدید ۱۰/- تھا نے ایک روپیہ ارسال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں آپ کی خدمت میں آئندہ ایک روپیہ ہر ماہ آخر میں ارسال کر دیا کروں گا۔"
طلباء کے لئے اس مثال میں ایک قابل قدر نمونہ پایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ محمد یامین صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مرکز میں رقوم بھجوانے کے بارے میں ضروری اعلان

چندہ تعمیر مسجد سوئٹزرلینڈ کے سلسلہ میں بعض رقوم براہ راست محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے نام پر بھجوا دی جاتی ہیں یہ طریق جہاں آنمکرم کے لئے بلا وجہ تکلیف کا باعث بنتا ہے وہاں متعلقہ حضرات کو رسید تاخیر سے ملنے کا بھی امکان ہے لہٰذا احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر قسم کے چندہ کی رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے پتہ پر بھجوائی جانی چاہئیں۔
البتہ اگر تحریک جدید کو براہ راست رقم بھجوانا مقصود ہو تو صرف چیک کے ذریعہ رقم بھجوائی جائے اور چیک پر "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" کے الفاظ لکھے جائیں نہ کہ وکیل اعلیٰ یا ان کا نام۔ چندہ کی کوئی رقم کسی افسر کے ذاتی نام پر ارسال نہ فرمائی جائے۔
(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نہایت ضروری گذارش

دارالرحمت وسطی کے احباب و خواتین کی خدمت میں

خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر شروع ہو چکی ہے خرچ کا اندازہ تقریباً بارہ ہزار ہے ابھی تک بمشکل نصف رقم جمع ہوئی ہے جس میں ایسے مخیر احباب کی طرف سے کافی وصولی ہے جو نہ محلہ کے ساکنین ہیں نہ مالک مکان مثلاً ابھی ابھی قریشی محمد لطیف صاحب الکیمسٹس لاہور نے پچاس روپے ادا فرمائے اور ان کی چھوٹی ہمشیرہ راشدہ خانم صاحبہ اہلیہ چوہدری زاہد احمد خاں صاحب آف ملتان نے یکصد کا وعدہ فرمایا ہے بلکہ ایک بی بی جو بیوہ ہے محنت مزدوری کرتی ہے نے پانچ روپے ادا کر دیئے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔
اب میں محلہ کے بھائیوں اور خواتین کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے اس گھر کی تعمیر میں جتنا زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکتے ہیں ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں تاکہ یہ کام احسن طور پر پایۂ تکمیل کو پہنچے۔
(خاکسار محمد شفیع صدر۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

کمیشن پاکستان ایئر فورس

جی۔ ڈی۔ (پی)، برانچ۔
شرائط:۔ میٹرک فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن سائنس و ریاضی یا
سینئر کیمبرج فزکس عمر ۱۵/۶/۶۳ کو ۱۶ تا ۲۲
غیر شادی شدہ پاکستانی۔
انٹرویو دفتر بھرتی پی اے ایف نمبر ۳ دی مال راولپنڈی ۱۵/۳/۶۳ تک اصل اسناد پیش ہوں۔ (پ۔ ٹ۔ ۲۴/۱۲/۶۲)
(ناظر تعلیم ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم محمد بشیر صاحب موضع پھلو کی ضلع گوجرانوالہ جلسہ سے واپسی پر چند دن بیمار رہ کر مورخہ ۴ر جنوری کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرما دیں
(خاکسار عبد الرشید ریل بازار گوجرانوالہ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ المتین بیمار ہے احباب دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرما دے (خاکسار عبد الرشید کارکن فضل عمر ریسرچ ربوہ)
۲۔ خاکسار نے ایک مقدمہ کے سلسلہ میں اپیل کی ہے احباب جماعت سے میری کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار قدرت اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سمندری ضلع لائل پور)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۰ جنوری بھارتی حکومت کے ذرائع نے بتایا ہے کہ روسی مگ طیاروں کی پہلی کھیپ روس سے بھارت روانہ کر دی گئی ہے معلوم ہوا ہے کہ اس کھیپ میں چار مگ طیارے شامل ہیں اور توقع ہے کہ یہ آئندہ ہفتہ کے دوران بمبئی پہنچ جائے گی جن بھارتی ہوا بازوں کو روس میں مگ طیارے اڑانے کی تربیت دی گئی ہے وہ بھارت واپس پہنچ گئے ہیں اور جب بھارت میں کل پرزوں کو جوڑ کر مگ طیارے تیار کر لئے جائیں گے تو یہی ہوا باز اڑائیں گے روس نے خود بھارت میں اس قسم کے طیارے بنانے کے کارخانے قائم کرنے کا بھی وعدہ کیا ہے اور اس مقصد کے لئے اڑلیسہ اور مہاراشٹر میں دو مقامات بھی منتخب کر لئے گئے ہیں۔

● لندن ۱۰ جنوری:- برطانیہ کے ممتاز روزنامہ مانچسٹر گارڈین نے اپنے نامہ نگار مقیم نئی دہلی کے حوالے سے لکھا ہے کہ وہ ماہ رواں کے آخر میں بھارت کے طویل المدت دفاعی منصوبوں میں مدد دینے کے لئے برطانیہ اور امریکہ کے ایک مشترکہ فوجی مشن کے بھارت پہنچنے سے قبل دو امریکی جہاز اسلحہ لے کر بھارت آئیں گے یہ اسلحہ پیدل فوجوں کے لئے ہے اور اس میں پہاڑی علاقوں میں استعمال کی جانے والی توپیں بھی شامل ہیں۔

● نئی دہلی ۱۰ جنوری بھارت کے وزیر دفاع مسٹر چاون نے کل کلکتہ میں بتایا کہ فوجی سامان تیار کرنے والے کارخانوں میں توسیع اور انھیں جدید بنانے کا پروگرام دس کروڑ روپیہ کی لاگت سے شروع کر دیا گیا ہے ضرورت پڑنے پر شہری کارخانوں کو بھی فوجی سامان تیار کرنے کے لئے کہا جائے گا بھارتی وزیر دفاع نے بتایا کہ فوجی افسروں کی تربیت کے لئے پونا اور مدراس میں دو سکول کھول دیئے گئے ہیں مرکزی وزیر ڈاکٹر سین نے کہا ہے بھارت چین کے ارادوں پر کوئی بھروسہ نہیں کر سکتا اور وہ کوئی خطرہ مول لینے کو تیار نہیں ہے۔

● کراچی ۱۰ جنوری امریکہ کے ادارہ بین الاقوامی ترقیات کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ڈیوڈ بیل نے پاکستانی حکام سے اعلیٰ سطح پر بات چیت کے لئے کل یہاں پہنچے ڈاکٹر بیل امریکی امداد کا بیشتر حصہ حاصل کرنے والے ملکوں میں امریکی اقتصادی اور ٹیکنیکل امداد کے پروگرام کا موقعہ پر جائزہ لینے کے لئے دنیا بھر کا دورہ کر رہے ہیں۔

● بیروت ۱۰ جنوری۔ مکہ ریڈیو سے سعودی عرب کی وزارت دفاع کے ایک نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ سعودی عرب نے کویت سے اپنی فوج واپس بلانے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ کویت اپنے علاقہ کا خود دفاع کر سکے یہ فیصلہ حکومت کویت کی منظوری سے کیا گیا ہے سعودی عرب کی فوج عرب لیگ کی اس حفاظتی جمعیت کا حصہ ہے جو ۱۹۶۱ میں برطانوی فوج کے انخلاء کے بعد کویت بھیجی گئی تھی کہ اگر عراق کویت پر حملہ کرے تو اس کی حفاظت کی جا سکے۔

● لاہور ۱۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان کے اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل شیخ عطاء اللہ سجاد کو ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل مقرر کیا جائے گا ان کا تقرر مولوی مشتاق حسین کی جگہ ہوگا جو مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے ہیں

● ڈھاکہ ۱۰ جنوری۔ چینی تجارتی وفد کے قائد مسٹر لن ہی ین نے کل یہاں بتایا کہ چین اور پاکستان کے درمیان سرحدی اور تجارتی سمجھوتوں سے دونوں ملکوں کے درمیان دوستی کے رشتے اور بھی مضبوط ہو جائیں گے بعد ازاں مسٹر ین نے ڈھاکہ کے ایوان تجارت وصنعت کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کی اقتصادی ترقی کی تعریف کی آپ نے دونوں ملکوں کے رہنماؤں کے دوروں کے تبادلہ کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ اس طرح چین اور پاکستان کے درمیان موجودہ دوستانہ تعلقات اور مضبوط ہو جائیں گے۔

● لاہور ۱۰ جنوری۔ مغربی پاکستان کے وزیر ریلوے مسٹر عبدالوحید خاں نے آج یہاں بتایا کہ رواں مالی سال میں ریلوے کے درجہ سوم اور چہارم کے ملازموں کے لئے لاہور میں ۳۵۰ کوارٹر تعمیر کئے جائیں گے جن پر دس لاکھ روپے صرف ہوں گے آئندہ مالی سال میں مزید ۲۵۰ کوارٹر تعمیر ہوں گے۔

● لاہور ۱۰ جنوری مغربی پاکستان کے وزیر صحت مسٹر عبدالقادر سنجرانی نے کہا ہے کہ سرکاری ڈاکٹروں کے لئے پرائیویٹ پریکٹس پر پابندی عائد کرنے کے مسئلہ پر اعلیٰ سطح کی کانفرنس میں غور ہوگا یہ کانفرنس ۲۶ جنوری کو لاہور میں ہوگی وزیر صحت نے کہا کہ ڈاکٹروں کو حکومت معقول تنخواہ دیتی ہے اس لئے حکومت کو بھی حق حاصل ہے کہ وہ ڈاکٹروں سے توقع رکھے کہ وہ اپنی صلاحیتیں اور وقت سرکاری ہسپتالوں پر صرف کریں گے اس وجہ سے یہ بات پسندیدہ نہیں ہے کہ ڈاکٹر پرائیویٹ پریکٹس بھی جاری رکھیں انھوں نے بتایا کہ وہ ذاتی طور پر اس بات کو بھی صحیح نہیں تصور کرتے کہ سرکاری ڈاکٹر ہسپتالوں میں مریضوں کے معائنہ کی فیس بھی وصول کیا کریں کیونکہ ڈاکٹر مریض کے معائنہ کے لئے سرکاری آلات کا استعمال کرتے ہیں لیکن فیس ان کی جیب میں جاتی ہے۔

● کراچی ۱۰ جنوری۔ امریکہ نے پاکستان میں انسداد ملیریا کے لئے اڑتیس لاکھ ڈالر کا ایک اور قرضہ دیا ہے یہ قرضہ موٹر گاڑیاں لیبارٹری کا سامان اور ورکشاپ آلات درآمد کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا پندرہ لاکھ ڈالر مالیت کی اشیاء کی درآمد کے آرڈر پہلے ہی جاری کئے جا چکے ہیں امریکہ نے پاکستان میں انسداد ملیریا کے پروگرام کے لئے جو قرضہ دیا ہے اب اس کی مجموعی مقدار ترپن لاکھ ڈالر ہو گئی ہے ملیریا کے انسداد کا پروگرام ۱۹۶۰ میں شروع کیا گیا تھا یہ پروگرام چودہ برس میں مکمل ہوگا اور اس پر کل باون کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔

● نئی دہلی ۸ جنوری بہار سے بھارتی پارلیمان کے رکن مسٹر منشور ایشور مصرا کے مطابق بہار میں ٹرین کے حالیہ حادثہ میں اسی افراد ہلاک ہوئے مسٹر مصرا نے پٹنہ میں کہا کہ سرکاری طور پر ہلاک شدگان کی تعداد ۳۸۰ بتائی گئی ہے حالانکہ اس حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔

● وارسا ۱۰ جنوری۔ شمالی وسطی پولینڈ کے ڈگو نک نامی شہر کے نزدیک ایک تیز رفتار ریل گاڑی مسافروں سے بھری ہوئی ایک بس سے ٹکرا گئی اس حادثہ میں نو افراد ہلاک اور ۳۳ مجروح ہوئے۔

● ٹوکیو ۱۰ جنوری۔ مغربی جاپان کے ساحلی علاقہ میں سمندری طوفان کے باعث ایک ٹرک طوفانی لہروں کی نذر ہو گیا جس کے باعث ٹرک میں سوار پانچ مزدور عورتیں ہلاک ہو گئیں۔

● واشنگٹن ۱۰ جنوری۔ (ی پ ا) امریکی محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ اگر سیلون کی حکومت نے امریکی تیل کمپنیوں کو قومی ملکیت میں لینے کے بعد معاوضہ ادا نہ کیا تو یکم فروری ۱۹۶۳ء سے سیلون کے لئے امریکی امداد بند کر دی جائے گی۔ امریکی محکمہ خارجہ کے پریس افسر لنکن وہائٹ نے کہا کہ امریکی حکومت قانون کے تحت کسی ایسے ملک کی امداد نہیں کر سکتی جہاں امریکی کمپنیوں کو معاوضہ کی ادائیگی کے بغیر قومی ملکیت قرار دے دیا گیا ہو واضح رہے سیلون نے امریکہ کی دو تیل کمپنیوں کو قومی ملکیت میں لے لیا ہے۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری رسول بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۱۱-۱/۶ ضلع منٹگمری کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

دمہ کے مریض!

متوجہ ہوں

ہم نے دمہ کے لئے "ایزموفائیڈین" نامی دوا تیار کی ہے جو کہ ٹکیوں کی شکل میں ہے دمہ کے کئی مریضوں ڈاکٹر صاحبان نے بھی یہ دوا پسند کی ہے لہذا ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ دوائی کی وسیع تشہیر اور دمہ کے عام مریضوں کی بھلائی کیلئے مجوزہ ٹکیوں کا پیکٹ بطور نمونہ مریضوں میں بلاقیمت تقسیم کیا جائے تاکہ مریض خود استعمال کر کے دیکھ لیں اگر فائدہ مند ثابت ہو تو ہم سے براہ راست منگوا سکتے ہیں علاوہ ازیں یہ دوا بازار سے بھی دستیاب ہو سکتی ہے خواہشمند احباب ٹکیوں کا نمونہ منگوانے کے لئے اپنا نام اور پورا پتہ درج ذیل پتہ پر لکھیں:- این ایچ شاہانی اینڈ کمپنی۔ شاہانی منشن ماڈل ٹاؤن روڈ لائلپور (مغربی پاکستان)

ھوالشافی

جوہر مقویات

اعلیٰ مقوی اعصاب جسم کو طاقت دینے والے مفید اجزا کا ذخیرہ جس سے اعضاء رئیسہ کو خوب طاقت آتی ہے خون صاف ہوتا اور بڑھتا ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک پانچ روپے۔ احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول۔ ربوہ

اعلان ولادت

میرے بڑے لڑکے سارجنٹ مختار احمد کو خداوند کریم نے محض اپنے فضل سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود میاں محمد ابراہیم صاحب کھاریاں ضلع جالندھر صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پڑپوتا ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور خادم دین بنائے۔

(چوہدری کالے شاہ محمد جھنگ صدر)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزی اقبال احمد اختر ایم اے لیکچرار گورنمنٹ کالج مری کا نکاح بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر عزیزی نسیم اختر صاحبہ دختر سردار سیف اللہ خاں صاحب ایگزیکٹیو انجینئر (ٹھٹھہ سابق سندھ) نے بتاریخ ۱۲-۲۷ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا احباب اس تعلق کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(پیر عبدالرحمن سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کیمبل پور)

مربیان سلسلہ احمدیہ کا ریفریشر کورس (بقیہ صہ اوّل)

پر نظر ثانی کر سکے۔ چنانچہ مشرقی و مغربی پاکستان کے مربیان سلسلہ نے اپنے اپنے حلقہ کے حالات اور بعض مشکلات پر روشنی ڈالی اور ساتھ ہی اپنے اپنے مفید تجارب سے بھی سب کو آگاہ کیا۔

بعد ازاں ۷ر جنوری تک روزانہ اہم علمی اور انتظامی امور پر تربیتی لیکچروں کا سلسلہ جاری رہا۔ جن میں جملہ مربیان باقاعدگی سے شامل ہوتے رہے۔ نیز مورخہ ۷ر جنوری کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جملہ مربیان کو شرف ملاقات بخشا ان سے حالات دریافت فرمائے اور انہیں قیمتی ہدایات سے نوازا۔

ان ایام میں مربیان سلسلہ نے اہم علمی اور انتظامی امور پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مولانا ابو العطاء صاحب، مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی متعدد تقاریر سنیں۔ ان سب علماء کرام نے اپنے وسیع تجربہ کی بناء پر مربیان کو اصلاح وارشاد کے مختلف شعبوں سے متعلق نہایت اہم ہدایات دیں اور ان پر واضح کیا کہ جدید تقاضوں کے مطابق انہیں کن خطوط پر اصلاح وارشاد کا کام سرانجام دینا چاہیئے ان ایام میں مربیان سلسلہ کے اعزاز میں دو تقاریب بھی منعقد ہوئیں مورخہ ۸ر جنوری کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں نظارت اصلاح وارشاد نے ایک پارٹی کا اہتمام کیا اور مورخہ ۹ر جنوری کو دواخانہ خدمت خلق کو لبازار ربوہ نے

چائے کی دعوت دی۔ ان ہر دو تقاریب میں جملہ مربیان سلسلہ نے شرکت فرمائی

آخری روز محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) صدر صدر انجمن احمدیہ نے مربیان سے ان کے متعلقہ حلقوں کے حالات معلوم کرکے بعض اصولی ہدایات دیں۔ نیز آپ نے آئندہ سال کے لئے ایک معین پروگرام ان کے سامنے رکھتے ہوئے انہیں بہت قیمتی نصائح سے نوازا۔ جس کے بعد دعا کے ساتھ یہ سات روزہ مختصر لیکن نہایت درجہ مفید ریفریشر کورس اختتام پذیر ہوا۔

یہ ریفریشر کورس بفضلہ تعالیٰ اس لحاظ سے بہت کامیاب ثابت ہوا کہ اس میں مربیان سلسلہ کو اپنی معلومات میں اضافہ کرنے، جدید تقاضوں سے آگاہ ہونے اور اپنے مفوضہ فرائض کی انجام دہی کے سلسلہ میں بزرگان سلسلہ کی بیش بہا نصائح سے مستفیض ہونے کا نہایت قیمتی موقع میسر آیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ریفریشر کورس کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مربیان سلسلہ کو اسلام اور سلسلہ کی بیش از بیش خدمات سے نوازے۔ آمین۔

ترمیمی آرڈی ننس کا مقصد ایبڈو زدہ سیاستدانوں کو اپنی نااہلی ختم کرانے کا حق دینا ہے

لاہور ۱۱ر جنوری۔ مرکزی وزیر قانون و پارلیمانی امور مسٹر خورشید احمد نے کہا کہ ایبڈو سے متعلقہ ترمیمی آرڈیننس جاری کرنے کا مقصد محض یہ ہے کہ ایبڈو زدہ سیاستدانوں کو اپنی نااہلی کے خاتمہ کے لئے صدر سے استدعا کرنے کا حق دیا جائے آپ نے کہا کہ حکومت "ایبڈو زدہ" اور سیاسی جماعتوں کے ایکٹ سے متعلق ترمیمی آرڈیننس جاری کرکے نااہل سیاستدانوں سے کسی قسم کی سودے بازی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ان آرڈیننسوں کا مدعا صرف یہ ہے کہ نااہل افراد پر پابندیاں عائد کرکے سیاسی جماعتوں کو باقاعدگی سے ہمکنار کیا جائے۔

مسٹر خورشید احمد تیسرے پہر یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے یقین دلایا کہ ایسے ادارے جو اپنے آپ کو سیاسی جماعتیں نہیں کہتے۔ قانون کی گرفت میں نہیں آئینگے شیخ صاحب نے بتایا کہ سیاسی جماعتوں کے ایکٹ کے تحت مرکزی حکومت کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر کسی شخص کے خلاف کارروائی نہیں کی جائے گی آپ نے کہا۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو مرکزی حکومت صرف ایسی جماعتوں کے خلاف اقدامات کرے گی جو قطعاً سیاسی نوعیت کی ہوں۔ بہرکیف کسی بھی صورت میں کسی ایسے ادارے کے خلاف کارروائی کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی جائے گی۔

محترم خان عبدالمجید خان صاحب کی وفات

یقیہ صہ ا

آپ کا جنازہ مورخہ ۹ر جنوری کی شام کو لاہور سے ربوہ پہنچا اسی روز نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور دیگر مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا۔ جہاں آپ کی نعش قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کی گئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا شمس صاحب نے دعا کرائی

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں آپ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں آپ کو خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

بھارت نے کولمبو کانفرنس کی تجاویز مسترد کرنے کا فیصلہ کر لیا

مغربی طاقتوں کی فوجی امداد بند ہو جانے کے خوف سے پنڈت نہرو ابھی چین سے کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے

نئی دہلی ۱۱ر جنوری، بھارت اور چین میں سرحدی تنازعہ کے بارے میں پنڈت نہرو اور لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے میں آج یہاں مذاکرات شروع ہو رہے ہیں۔ مسز بندرا نائیکے کولمبو کانفرنس کی تجاویز ہمراہ لے کر آئی ہیں۔ نئی دہلی کے سفارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ مسز بندرا نائیکے کا دورہ نئی دہلی ناکام ہو جائے گا، کیونکہ پنڈت نہرو کولمبو کانفرنس کی تجاویز کو مسترد کرنے کا پہلے ہی فیصلہ کر چکے ہیں اور غیر جانبدار ممالک سے مذاکرات پر ان کی آمادگی محض ایک ڈھونگ ہے۔ ان حلقوں کا خیال ہے کہ پنڈت نہرو کسی قیمت پر بھی مغربی ملکوں کو ناراض نہیں کریں گے وہ فوجی امداد کا سلسلہ برقرار رکھنے کے لئے مسز بندرا نائیکے کو کولمبو کانفرنس کی تجاویز کے بارے میں کوئی واضح جواب نہیں دیں گے۔

نئی دہلی کے سیاسی ذرائع کے مطابق بھارتی حکومت کولمبو کانفرنس کی تجاویز کو بھارت اور چین کے سرحدی تنازعہ کا تصفیہ کرنے کی ٹھوس کوشش خیال نہیں کرتی بلکہ اسے محض موجودہ متارکہ جنگ کو پائیدار بنانے اور چین اور بھارت میں مذاکرات شروع کرانے کی ایک کوشش خیال کرتی ہے۔ بھارتی حکومت کے طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ آج جب پنڈت نہرو لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے سے کولمبو کانفرنس کی تجاویز کے بارے میں مذاکرات شروع کریں گے تو وہ اثبات یا نفی میں کوئی واضح جواب نہیں دیں گے۔ مسز بندرا نائیکے

کل ہانگ کانگ سے نئی دہلی پہنچیں۔ انہوں نے چین میں وزیر اعظم چو این لائی اور دیگر لیڈروں سے ملاقات کی اور کولمبو کانفرنس کی تجاویز کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا۔ چینی وزیر اعظم نے کولمبو کانفرنس کی تجاویز کو منظور کر لیا تھا۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ پنڈت نہرو، لنکا کی وزیر اعظم سے ان تجاویز کے بارے میں صرف تفاصیل معلوم کرنے کے لئے بات چیت پر آمادہ ہوئے تھے، اگر ضرورت پڑی تو وہ کچھ تجاویز کی وضاحت بھی طلب کریں گے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

تیسرے آل پاکستان فضل عمر اوپن بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کا

آج مورخہ ۱۱ر جنوری ۳ بجے بعد دوپہر افتتاح ہو رہا ہے

ربوہ ۱۱۔ جنوری۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام تیسرا آل پاکستان فضل عمر اوپن بیڈمنٹن ٹورنامنٹ لجنہ اماء اللہ کے ہال میں اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کی نامور ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح آج ۳ بجے سہ پہر ہوگا۔ اس موقعہ پر بعض اہم پیغامات بھی پڑھ کر سنائے جائیں گے۔

احباب سے درخواست ہے کہ مقررہ وقت پر تشریف لا کر ٹورنامنٹ کی رونق بڑھائیں۔

میچز روزانہ ۲ بجے سہ پہر سے رات تک ہوا کریں گے۔

(سیکرٹری آل پاکستان فضل عمر اوپن بیڈمنٹن ٹورنامنٹ)

مزارعین کی ضرورت

ایم این سنڈیکیٹ ربوہ کو اپنی اراضی کے لئے مزارعین کی ضرورت ہے جن مزارعوں کے پاس بیل نہ ہوں وہ بھی اطلاع دیں۔ دو آدمیوں کو کاشتکاری کے لئے بیلوں کی ایک جوڑی فراہم کی جا سکتی ہے۔

جو دوست بطور مزارع کام کرنے کے خواہشمند ہوں وہ فوری طور پر دفتر ایم این سنڈیکیٹ سے رابطہ پیدا کریں۔

(صاحبزادہ) مرزا رفیق احمد
ایم۔ این سنڈیکیٹ۔ ربوہ

الزبتھ ویل۔ کٹنگا کی فوجوں نے دریائے لوالبہ کے اہم ریلوے پل کو تباہ کر دیا ہے لیوپولڈ ویل اور کٹنگا کے درمیان یہ پل ریلوے آمد و رفت کا واحد ذریعہ تھا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴